سوال نمبر ۶ - انشورنس

"کیا آپ صحت، زندگی، یا حادثات کے بیمے کو ایک طرح کا بیت المال نہیں سمجھتے؟ اس میں تو ہر شخص جو اپنے آپ کو انشور کراتا ہے وہ ایک طرح کا چندہ دیتا ہے، اور حاجت مند اس کا فائدہ حاصل کرتے ہیں"۔

جواب:- آپ نے تو انشورنس کا کاروبار کرنے والوں کو بالکل جنت ہی میں پہنچا دیا۔ یہ غلط فہمی آپ کو کہاں سے لاحق ہو گئی کہ یہ ایک بیت المال ہے جس میں مال دار ایک چندہ دیتا ہے اور حاجت مند لوگ اس کا فائدہ اُٹھاتے ہیں؟ حالانکہ یہ ایک باقاعدہ کاروبار (بزنس) ہے جس کو سرمایہ دار اپنے فائدہ کے لیے چلاتے ہیں نہ کہ آفت رسیدہ لوگوں کے فائدے کے لیے۔ سرمایہ داروں نے سارے معاشرے کی بچتیں (SAVINGS) کھینچ کر اپنے قبضے میں لے لینے کے لیے دو طریقے اختیار کیے ہیں۔ ایک بینک جو سود کا لالچ دے کر لوگوں کے بچے ہوئے مال (SAVINGS) اپنے قبضے میں لیتا ہے۔ اور دوسرے انشورنس کمپنی، جو لوگوں کو نقصانات کی صورت میں مدد دینے کا لالچ دے کر پریمیم کی صورت میں ان کا سرمایہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ ان دو طریقوں سے تمام قوم کے بچے ہوئے مال اِن سرمایہ داروں کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور پھر یہ اپنی شرائط پر اس ساری دولت کو معاشرے کے اُن کاموں میں لگاتے ہیں جو ان کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید ہوں۔ بینک کی طرح انشورنس کمپنی بھی کوئی فلاحِ عام کا ادارہ نہیں ہے۔ کمپنی والے پورا حساب لگا کر دیکھتے ہیں کہ جتنے لوگ ہم سے انشور کراتے ہیں ان سے ہم کو پریمیم کتنا وصول ہوگا اور کتنے نقصانات کی تلافی کرنے کے لیے ہم کو کتنی رقم دینی ہوگی۔ اس حساب سے وہ یہ اندازہ کر لیتے ہیں کہ کتنا نفع ہم کو حاصل ہوگا۔ جب تک انہیں بھاری نفع کی امید نہ ہو وہ انشورنس کا کاروبار ہرگز نہ کریں۔ اب آپ خود بتائیے کہ اگر وہ آپ کے ایسے ہی خیر خواہ ہیں اور خدمتِ خلق ہی کے لیے کام کر رہے ہیں تو اتنے بھاری منافع کیسے کماتے ہیں؟ اتنی عظیم الشان کوٹھیاں کیسے بناتے ہیں؟ اتنے عالی شان دفتر کیسے قائم کرتے ہیں؟ اتنی بڑی بڑی تنخواہوں والے ملازم اور ایجنٹ کیسے رکھتے ہیں؟ کیا یہ سب کچھ اپنی جیب سے خیرات کے طور پر ہو رہا ہے یا آپ کی جیب سے وصول کیا جاتا ہے؟ یہ بیت المال نہیں ہے، محض ناجائز نفع اندوزی ہے۔